© rasailojaraid.com

غالب نے خود اپنی فارسی شاعری کی نسبت جو کچھ کہا ہے[1] اسے محض تعلی کیوں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ غالب اصلاً اور حقیقتاً فارسی کے ہی شاعر تھے اور اس میں اپنے رنگ میں مجتہد بھی تھے اور منفرد بھی۔ اردو شاعری میں ان کی انفرادیت بھی دراصل ان کے نہایت بلند اور مجتہدانہ ذوقِ فارسی کی ممنون ہے۔ اردو کی چند غزلوں کو غالب کی عظمت کی اساس قرار دینا ہرگز غالب کے ساتھ انصاف نہیں ہے۔ اسی طرح مومن کو غالب کے زیر اثر قرار دینا بھی عجیب سی بات ہے۔ مومن تغزل کا شہنشاہ ہے اور غالب زندگی کا ترجمان! دونوں کی سمتِ سفر ایک دوسرے سے الگ ہے یوں راہ میں دونوں کہیں ایک جگہ مل جائیں۔ یہ الگ بات ہے۔ اس کو تاثیر اور تاثر نہیں کہتے۔ بہرحال نوجوان مصنف نے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کے وسیع و عمیق مطالعہ کی دلیل ہے۔ لب و لہجہ عموماً متین و سنجیدہ اور متوازن و معتدل ہے اور اس حیثیت سے کتاب لائق مطالعہ ہے۔

گفت و شنید، از جناب ظفر ادیب صاحب۔ تقطیع خورد، ضخامت ۲۰۴ صفحات کتابت و طباعت متوسط درجہ کی قیمت مجلد -/۶ پتہ:۔ دفتر اردو، اردو بازار دہلی[2]

یہ تیرہ تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے۔ لائق مصنف نے موجودہ اصنافِ ادب تحقیق، تنقید، ناول، شاعری اور افسانہ میں ہر صنف کے ماتحت چند فن کار اور دانشور منتخب کر لیے ہیں اور ان میں سے ہر ایک پر بھرپور گفتگو کی ہے اس انتخاب پر کلام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہر صنف میں ایسے حضرات موجود ہیں جو ان منتخب اشخاص سے زیادہ توجہ کے اور جو مقام ان کو دیا گیا ہے اس کے مستحق قرار دیئے جا سکتے ہیں علاوہ ازیں مصنف کی بعض آراء سے بھی اختلاف کی گنجائش ہے لیکن اس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ لکھا ہے وسیع مطالعہ اور عمیق غور و فکر کے بعد صاف و سلیس اور شستہ زبان میں لکھا ہے۔ اس لیے یہ مضامین دلچسپ بھی ہیں اور اردو زبان کے طالب علم کے لیے معلومات افزا بھی۔ شروع میں سخنہائے گفتنی کے عنوان سے جو مقدمہ ہے وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے، اس میں مصنف نے تنقید کے متعلق اپنا نظریہ اور فنی نقطۂ نگاہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اگرچہ کہیں کہیں اس میں جھنجلاہٹ اور بیزاری کا انداز پیدا ہو گیا ہے بہرحال ادبی حیثیت سے کتاب قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے۔ ......

ا ، ۷

© rasailojaraid.com